از عدالت عظمی

امبلال سرابھائی انٹرپرائزز لمیٹڈ اور دیگران

بنام

پرکاش چندر آریہ

18دسمبر1996

[کے رامسوامی اور جی بی پٹنائک، جسٹس]

مجموع ضابطہ دیوانی، :1908 آرڈر 40 قاعدہ 1۔

وصول کنندہ – اپیل ہائی کورٹ میں زیر التوا – دو نفری بنچ نے واحد جج کے وصول کنندہ کی تقرری کے حکم میں مداخلت کرنے سے انکار کر دیا – سپریم کورٹ نے ریسیور کو فریق مدعا بنانے کی اجازت دے دی – وصول کنندہ کو ہدایت جاری کی گئی کہ وہ اگلے احکامات تک جگہ کے قبضے سے الگ نہ ہوں – اپیل کنندہ کا یہ تنازعہ کہ BIFR کے سامنے مفاہمت کا ایک یاداشت موجود تھا جس میں ایک ایجنسی اور ایسوسی ایٹس نے مدعا علیہ کرایہ دار کی بیمار صنعت کو بحال کرنے کا بیڑا اٹھایا تھا – اگر مذکورہ ایجنسی کو وصول کنندہ کی ہدایت اور کنٹرول کے تحت کام کرنے کے لیے بیمار صنعت کو بحال کرنے کی اجازت ہے۔ اس سے جواب دہندہ مکان مالک کے مفاد میں کوئی رکاوٹ پیدا نہیں ہو سکتی ہے – ہو سکتا ہے کہ اس مرحلے پر سوال میں جانا مناسب نہ ہو – فریقین کو پورا مواد دو نفری بنچ کے سامنے رکھنے کی اجازت ہے جو اس معاملے میں میرٹ پر جائے گا اور قانون کے مطابق فیصلہ کرے گا۔

دیوانی اپیل کا عدالتی حد اختیار: دیوانی اپیل نمبر 1996 کا16937۔

1996 کے جی اے نمبر 3616 میں کلکتہ عدالت عالیہ کے مورخہ 28.11.96 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے دیپانکر گپتا، اتپال مجومدار، میسر للنی ترپاٹھی اور مسز سرلا چندر

جواب دہندہ کے لیے جی ایس چٹرجی، جیشو ساہا، راجہ چٹرجی اور سندیپ اگروالا

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

اجازت دی گئی۔

خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل کلکتہ عدالت عالیہ کے دونفری بنچ کے حکم سے پیدا ہوتی ہے، جو 29 نومبر 1996 کو جی اے نمبر 3616 / 96 میں دیا گیا تھا۔ہم معاملے کی خوبیوں میں جانے سے انکار کرتے ہیں۔ یہ بیان کرنا کافی ہے کہ اپیل زیر التواء ہوقابل پر دونفری بنچ قابل وصول کنندہ مقرر کرنے والے فاضل واحد جج کے حکم میں مداخلت کرقابل سے انکار کر دیا تھا۔ جب اس معاملے کا چیف کورٹ میں جلد سماعت کے لیے ذکر کیا گیا تو اس عدالت نے 4 دسمبر 1996 کو اس طرح ایک حکم جاری کیا :

" وصول کنندہ کو فریق جواب دہندہ بنانے کی اجازت دی گئی۔ نوٹس وصول کنندہ کے پاس جائے گا۔ دستی خدمت کی اجازت ہے۔ ایک عبوری حکم ہوگا جس میں وصول کنندہ کو ہدایت کی جائے گی کہ وہ اگلے احکامات تک احاطے کا قبضہ کسی کو نہ دے۔ معاملے کو 18.12.1996 پر درج کریں۔

فریقین نے اپنے اپنے حلف نامے اور جوابی حلف نامے داخل کیے ہیں۔ وصول کنندہ کو بھی پیش کیا گیا تھا لیکن اس نے حلف نامہ داخل نہیں کیا ہے۔ اپیل گزاروں کی جانب سے دائر حلف نامے میں، انہوں قابل حالات میں کچھ تبدیلیوں کی طرف اشارہ کیا جس کی بنیاد پر سینئر وکیل، شری دیپانکر گپتا قابل یہ دعوی کرقابل کی کوشش کی کہ بی آئی ایف آر کے سامقابل ایک مفاہمت نامہ موجود ہے جس میں ایک او پی مال اینڈ ایسوسی ایٹس قابل مدعا علیہ کرایہ دار کی بیمار صنعت کو بحال کرقابل کا کام شروع کیا۔ اگر مذکورہ ایجنسی کو وصول کنندہ کی ہدایت اور کنٹرول کے تحت کام کرنے کے لیے بیمار صنعت کو بحال کرنے کی اجازت دی جاتی ہے، تو یہ مدعا علیہ — مکان مالک کے مفاد میں کوئی رکاوٹ پیدا نہیں کر سکتا ہے۔ مدعا علیہ کی طرف سے پیش ہونے والے قابل وکیل نے مذکورہ موقف سے اختلاف کیا۔ معاملے کے اس نقطہ نظر میں، ہم سوچتے ہیں کہ اس مرحلے پر سوال میں جانا مطلوب نہیں ہوگا۔ فریقین کے لیے یہ کھلا ہوگا کہ وہ پورے مواد کو دونفری بنچ کے سامنے رکھیں جو اس معاملے کو میرٹ پر دیکھیں گے اور قانون کے مطابق فیصلہ کریں گے۔

اس حقیقت کے پیش نظر کہ صنعت کو بحال کرنے کی ضرورت ہے، ہم سمجھتے ہیں کہ یہ مناسب ہوگا کہ دونفری بنچ کے سامنے زیر التواء اپیل کو تیزی سے نمٹا دیا جائے۔ اس کے مطابق، ہم فاضل چیف جسٹس سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ جی اے نمبر 3616 / 96 اور منسلک اپیل اے پی او ٹی نمبر 626 / 96 کو ترجیحی طور پر 6 جنوری 1997 اور 9 جنوری 1997 کے درمیان کسی بھی تاریخ کو حتمی نمٹارے کے لیے مناسب دونفری بینچ کے سامنے پیش کرنے کی ہدایت کریں۔

اپیل کو اسی کے مطابق نمٹا دیا جاتا ہے۔ کوئی اخراجات نہیں۔

ٹی۔ این۔ اے

اپیل نمٹا دی گئی۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.08.03 16:15
I am the author of this
document